سوال

(326) صاحب قبر کی دو رکعتیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل حدیث کی تحقیق کیا ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ، فَقَالَ: "مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟" فَقَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: "رَكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَى هَذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ"

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ قبر کس شخص کی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے عرض کیا: فلاں شخص کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قبر والے شخص کے نزدیک دو رکعتوں کا پڑھنا تمھاری دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (ایک سائل)

(رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات مجمع الزوائد 2/516)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام طبرانی نے فرمایا:

"حدثنا احمد قال: حدثنا حفص بن عبداللہ الحلوانی قال: حدثنا حفص ابن غیاث عن ابی مالک الاشجعی عن ابی حازم (عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ، فَقَالَ: "مَنْ صَاحِبُ هَذَا الْقَبْرِ؟" فَقَالُوا: فُلَانٌ، فَقَالَ: "رَكْعَتَانِ أَحَبُّ إِلَى هَذَا مِنْ بَقِيَّةِ دُنْيَاكُمْ) لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، إِلَّا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، تَفَرَّدَ بِهِ: حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ"

(المعجم الاوسط ج1ص 503،502ح924)

احمد بن یحییٰ (ص496ح910) الحلوانی (ص471ح857) کا ذکر سیر اعلام النبلاء (13/578) میں بلا توثیق مذکور ہے دکتور محمد سعید البخاری نے کہا: مجھے اس کا تذکرہ نہیں ملا۔ (کتاب الدعاء ج1ص153)

اس سند کے ایک راوی حفص بن غیاث مدلس تھے۔

حافظ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "وہ ثقہ مامون تھے سوائے یہ کہ وہ تدلیس کرتے تھے۔ (الطبقات الکبری 6/390)

حافظ اثرم نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا: بے شک حفص تدلیس کرتے تھے۔ (تہذیب التہذیب ج2ص359)

انھیں دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ (طبقات المدلسین بتحقیقی 9 المرتبہ الاولیٰ) العلائی (جامع التحصیل ص106) ابوزرعہ بن العراقی (کتاب المدلسین: 13) السیوطی (11) ابو محمود المقدسی اور مفسر الدمینی (التدلیس فی الحدیث 21/1) نے مدلسین میں ذکر کیا ہے۔

امام الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"لا نقبل من مدلس حدیثا حتی یقول فیہ، حدثنی: او سمعت"

پس ہم نے کہا: ہم کسی مدلس سے کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ حدثنی یا سمعت نہ کہے (یعنی سماع کی تصریح کرے۔) (الرسالۃ ص380 فقرہ 1035)

ابن الصلاح الشہرزوری نے لکھا:

"والحکم بأنہ لا یقبل من المدلس حتی یبین قد اجراہ الشافعی فیمن عرفناہ دلس مرۃ"

"اور حکم یہ کہ مدلس جب تک (تصریح سماع کا بیان نہ کرے اس کی روایت قبول نہ کی جائے، اسے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے بارے میں جاری کیا جس نے صرف ایک دفعہ (ہی) تدلیس کی ہے۔

(علوم الحدیث لابن الصلاح ص35 نوع 12)

یادرہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا حفص بن غیاث کو غیر مدلسین (نظر النکت علی ابن الصلاح (2/637) اور المرتبہ الاولیٰ میں ذکر کرنا بلا دلیل ہے۔

خلاصہ یہ کہ درج بالا روایت دو علتوں کی وجہ سے ضعیف و مردود ہے۔ (شہادت اپریل 2003ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ610

محدث فتویٰ